Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۵/۴۰ | سوموار یکم ربیع الثانی ۱۴۱۱ھ، ۲۲ اخاء ہش ۱۳۶۹، ۲۲ اکتوبر ۱۹۹۰ء | نمبر ۱۹۰

اخبار احمدیہ

ربوہ: حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ حرم محترم سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے بارے میں اطلاع ملی ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضرت سیدہ موصوفہ کی صحت اعجازی رنگ میں بہتر ہو رہی ہے۔ حضرت بیگم صاحبہ احباب جماعت کی دعاؤں کا شکریہ ادا کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو کامل صحت عطا کرے۔

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"انسان جتنی ٹکریں اپنی بیوی کو خوش کرنے اور اس کی ضروریات اور خواہشات کو پورا کرنے کے لئے مارتا ہے اگر خدا کی راہ میں اتنی کوشش کرے تو کیا وہ خوش نہ ہوگا؟ ہوگا اور ضرور ہوگا۔ مگر کوئی کوشش کر کے بھی دیکھے۔ اگر ایک کے ہاں اولاد نہیں ہوتی تو محض ایک بچہ کی خاطر وہ کیسی کیسی سختیاں جھیلتا ہے اور کس طرح کے وسائل اور تدابیر سے اس کے حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے اور کہاں کہاں خوار ہوتا پھرتا ہے گویا خدا اس کے نزدیک ہے ہی نہیں۔

غرض یاد رکھنا چاہیئے کہ انسان جب اپنی زندگی کی اصل غرض سے غافل ہو جاتا ہے تو پھر وہ اس قسم کے دھندوں اور بکھیڑوں میں سرگردان اور مارا مارا پھرتا ہے۔ انسان کو چاہیئے کہ جتنی جلدی اس سے ہو سکے خدا سے اپنا تعلق قائم کرے۔ جب تک اس کے ساتھ تعلق نہیں ہوتا تب تک کچھ بھی نہیں۔"

(ملفوظات جلد دہم صفحہ ۱۷)

"یاد رکھو یہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ خبیث اور طیب کبھی اکٹھے نہیں رہ سکتے۔ ابھی وقت ہے کہ اپنی اپنی اصلاح کر لو۔ یاد رکھو کہ انسان کا دل خدا کے گھر کی مثال ہے۔ خانۂ خدا اور خانۂ انسان ایک جگہ نہیں رہ سکتا جب تک انسان اپنے دل کو پورے طور پہ صاف نہ کر لے۔ اور اپنے بھائی کے لئے دکھ اٹھانے کو تیار نہ ہو جائے تب تک خدا تعالیٰ کے ساتھ معاملہ صاف نہیں ہو سکتا۔ اور یہ باتیں میں اس واسطے بیان کرتا ہوں کہ آپ لوگ جو یہاں قادیان میں آئے ہو ایسا نہ ہو کہ پھر خالی کے خالی ہی واپس چلے جاؤ۔ زندگی کا کچھ اعتبار نہیں۔ معلوم نہیں کہ آئندہ سال تک کون مرے اور کون زندہ رہے گا۔ اس لئے سچے دل سے توبہ کرنی چاہیئے۔"

(ملفوظات جلد دہم صفحہ ۷۴-۷۵)

مصائب کے دوران عبادتوں کا معیار بلند کرو

اقتباس از خطبہ جمعہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"جن دنوں میں بھی مصائب کا دور ہو تم اپنی عبادتوں کو زیادہ بڑھاؤ۔ غم اور فکر تمہیں عبادتوں سے غافل کرنے والے نہ بنیں بلکہ عبادتوں کی طرف متوجہ کرنے والے بنیں۔ اس نصیحت کی اس لئے بھی ضرورت ہے اور خاص طور پر یاد کرانے کی ضرورت ہے کہ بسا اوقات یہ دیکھا گیا ہے کہ لوگوں پر جب مصائب آتے ہیں یا وہ امتحانوں میں مبتلا ہوتے ہیں تو بجائے اس کے کہ نمازوں پر زیادہ زور دیں وہ نمازیں چھوڑ کر بیٹھ جاتے ہیں۔ چنانچہ بعض لوگ مجھے خط لکھتے ہیں کہ اب ہمارا نماز میں بھی دل نہیں لگتا۔ پہلے عادت تھی اب ایسے غم پڑے ہیں کہ ہم نماز کو بالکل چھوڑ بیٹھے ہیں۔ اب نماز میں کوئی مزہ نہیں آتا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہی وقت ہوتا ہے نمازیں بڑھانے کا اور یہی وقت ہوتا ہے نمازوں میں زیادہ توجہ پیدا کرنے کا۔ چنانچہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ لکھتے ہیں کہ

"ہمیں تو جب کبھی کوئی مشکل پڑے
کوئی مصیبت آجائے ہم دروازے
بند کر لیتے ہیں اور نماز میں گریہ و
زاری کر کے دل کے سارے بوجھ
ہلکے کر لیتے ہیں۔"

غرض نماز میں کہ "میں اپنی پریشانی اور غم کی فریاد اللہ کے حضور کرتا ہوں"۔ (ترجمہ) کا مضمون ہے کہ جب تمہارا غم بڑھے تو صبر کے ساتھ خدا سے مدد مانگو۔ عبادتوں کا معیار بھی بلند کرو اور عبادت میں زیادہ وقت گزارو کیونکہ عبادت میں کی جانے والی استعانت زیادہ مفید ثابت ہوتی ہے یعنی اس کا استعانت سے بھی تعلق ہے۔ استعانت تم بغیر عبادت کے بھی کر سکتے ہو اور عبادت کے ساتھ بھی کر سکتے ہو لیکن ہم تمہیں بتاتے ہیں کہ صبر اور دعا کے ذریعہ اللہ کی مدد مانگو (ترجمہ) پس جہاں تک ممکن ہو استعانت کی دعا عبادت میں کیا کرو۔ عبادت میں تم خدا سے جو مدد مانگو گے وہ زیادہ مقبول ہوگی اور تمہارے لئے زیادہ فائدہ مند ثابت ہوگی۔"

(فرمودہ ۱۵ اگست ۱۹۸۶ء)

مضمون نگار حضرات سے

تمام دوست جو ہمیں اشاعت کے لئے مضامین بھیجتے ہیں ہم ان کے شکر گزار ہیں۔ بعض مضامین بعض وجوہات کی بناء پر نہیں بھی چھپ سکتے لیکن کوئی ایسی بات نہیں۔ آپ نے کوشش کی اور الفضل سے دلی رابطہ کا ثبوت دیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔

اگر آپ مضمون ورق کے صرف ایک طرف لکھیں اور حاشیہ چھوڑ کر لکھیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ خوشخط لکھیں تو ہم آپ کے ممنون ہوں گے۔ جس مضمون کی طرز تحریر کے پڑھنے میں دقت پیش آئے اس کے چھپنے میں بھی مشکلات کا سامنا ہوتا ہے، اور بعض اوقات ایسا مضمون اشاعت پذیر ہونے سے رہ بھی جاتا ہے۔

(ادارہ)

○ مکرم فقیر اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ سانگھڑ پر ۱۷ اکتوبر کو فالج اور برین ہیمرج کا حملہ ہوا ہے۔ احباب ان کی شفایابی کے لئے دعا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ ، پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی ۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ
پچاس پیسے

۲۲ ، اخاء ۱۳۶۹ ہش ۲۲ ، اکتوبر ۱۹۹۰ء

ختم قرآن کی ایک تقریب

"احمدیہ بلیٹن" جو لندن سے احمدیہ جماعت شائع کرتی ہے اس کے ایک حالیہ شمارہ میں ہم نے ایک نہائت دلچسپ خبر پڑھی ۔ دل باغ باغ ہوگیا اور اس کے ساتھ کسی گہری سوچ میں ڈوب گیا ۔ خبر یہ تھی کہ وہاں کے ایک پولیس افسر نے جماعت میں شمولیت اختیار کی اور جماعت میں داخل ہوتے ہی انہیں خیال آیا کہ قرآن کریم جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ آخری کتاب ہے اور جس میں ساری دنیا کی بھلائی ۔ بھلائی اس دنیا کی اور بھلائی دوسری دنیا کی بھی ۔ کے لئے ہدایات موجود ہیں ۔ اسے ضرور پڑھنا چاہیئے اور اس پر عمل کرنا چاہیئے ۔ مسٹر ایٹکنسن ان کا نام ہے اور چالیس سال انکی عمر ہے ۔ انہوں نے پہلے یسرنا القرآن پڑھا ۔ پھر قرآن مجید اور تھوڑی ہی دیر میں قرآن مجید ناظرہ ختم کر لیا ۔ اس کے بعد وہاں محمود ہال میں ختم قرآن کی تقریب منعقد کی گئی جہاں حضرت امام جماعت ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی تشریف فرما تھے ۔ مسٹر ایٹکنسن نے نہائت دلپسند آواز میں آخری چار سورتیں پڑھ کر سنائیں ۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اور حضور کی متابعت میں تمام حاضرین نے انہیں مبارکباد دی ۔ حضور انور نے یہ فرمایا کہ یہ پہلا موقعہ ہے کہ حضور نے کسی بالغ شخص کے ختم قرآن کی تقریب میں حصہ لیا ہے ۔ اور اسکی یہ وجہ ہے کہ عام احمدی گھروں میں پیدا ہونے والے بچے پانچ چھ سال کی عمر ہی میں قرآن کریم ناظرہ ختم کر لیتے ہیں ۔ ہم بھی مسٹر ایٹکنسن کو مبارکباد پیش کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ قرآن کریم کی تعلیمات پر پوری طرح عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے ۔

اس تقریب کی خبر نے جس گہری سوچ میں ہمیں ڈال دیا وہ یہ تھی کہ دنیا بھر میں بڑی عمر کے لوگ جب احمدیہ جماعت میں شامل ہوتے ہیں تو سب سے پہلی بات یہ ہوتی ہے کہ وہ قرآن کریم کی طرف توجہ دیتے ہیں کیا ہی اچھا ہو کہ ساری دنیا میں جہاں بھی اور جب بھی کوئی شخص پہلی دفعہ قرآن کریم ختم کرے اس کے لئے ایسی تقریب منعقد کی جائے ۔ یہ تقریب صرف بچوں کے لئے نہیں ہے بڑوں کے لئے بھی ایسی تقاریب کا انعقاد خوشی کا باعث ہو سکتا ہے ۔ اور مفید بھی ۔

اس تقریب کو ایک مثال بھی بنایا جا سکتا ہے اور وہ یوں کہ اگر ایک انگریز دوست بڑی عمر میں قرآن کریم ختم کر سکتا ہے تو دوسرے لوگ کیوں نہیں ۔ ہماری جماعت میں ایک بھی ایسا شخص نہیں ہونا چاہیئے جو قرآن کریم پڑھ نہ سکتا ہو یا جس نے قرآن کریم ختم نہ کیا ہوا ہو ۔

جیت جائیں کہ ہار جائیں آپ
یہ تو قسمت کا کھیل ہے اے دوست
زندگی کی طرف نگہ کیجے
راحت و غم کا میل ہے اے دوست

ابوالاقبال

کلام حضرت فضل عمر
(اللہ آپ سے راضی رہے)

پاس آئے ہی کیوں ہراس مرے

یہ نظم غالباً ستمبر ۱۹۵۱ء میں کہی گئی

جب وہ بیٹھے ہوئے ہوں پاس مرے
پاس آئے ہی کیوں ہراس مرے

ساعتِ وصل آ رہی ہے قریب
ہو رہے ہیں بجا حواس مرے

میرے پہلو سے اُٹھ گئے گر تم
گرد گھوما کرے گی یاس مرے

خاک کر دے گی کُفر کا خاشاک
دِل سے نکلی ہے جو بھڑاس مرے

دے گئے تھے جواب تاب و تواں
کام آئی ہے ایک یاس مرے

تعلیم القرآن

قدرتِ ثانیہ کے مظہرِ ثالث سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب فرماتے ہیں :۔

"اولاد کی تربیت اور اس کو قرآن کریم پڑھانے کی اصل ذمہ داری والدین پر ہے ۔ انہیں اس کے لئے خدا تعالےٰ کے سامنے جواب دہ ہونا پڑے گا ۔ ان سے سوال کیا جائے گا کہ انہوں نے اپنی اولاد کو اس نعمت یعنی قرآنِ کریم سے جو انہیں حاصل تھی کیوں محروم کر دیا ؟"

(خطبہ جمعہ الفضل ۳ ، فروری ۶۶ء)

نیز فرمایا :۔

"ایک احمدی ہونے کی حیثیت سے آپ کا پہلا اور آخری فرض یہ ہے کہ آپ اپنی اولاد کو پہلے قرآن ناظرہ پڑھائیں اور پھر اس کا ترجمہ سکھائیں اور پھر ان کے لئے ایسا ماحول پیدا کریں کہ قرآنِ کریم کی محبت اور عشق ان کے دلوں میں پیدا ہو جائے ۔"

(خطبہ جمعہ الفضل ۳ ، فروری ۶۶ء)

مندرجہ بالا ارشادات کی روشنی میں تمام احمدی والدین کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی اس بنیادی ذمہ داری کو کما حقہ ادا کرنے کی بھرپور کوشش کریں ۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن وقف عارضی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر

اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے

علمی مسائل

اسلام کی ایسی روادارانہ تعلیم کا ہی یہ اثر تھا کہ اسلامی ملکوں میں اسلامی حکومتوں کے ماتحت غیر اقوام کے لوگ بڑے بڑے اعلیٰ عہدوں پر فائز رہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اور آپ کے خلفائے کے زمانے میں اسلام ایک جنگی انتشار کی حالت میں سے گزر رہا تھا اور ابھی ایسی حکومت قائم نہیں ہوئی تھی جس میں تمام اقوام مل کر بس جانے کا فیصلہ کرتیں اس لئے بعض سیاسی حقوق کامل طور پر غیر مسلموں کو نہیں دئے جا سکتے تھے مگر باوجود اس کے جہاں جہاں ممکن تھا۔ ان کو سرداری کے حقوق دئیے گئے ہیں۔ چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلِ مقناء کو جو خط لکھا اس میں صاف طور پر یہ الفاظ پائے جاتے ہیں۔ کہ لیس علیکم امیر الا من انفسکم او من اہل رسول اللہ (مجموعۃ الوثائق السیاسیہ ص ۳۶) یعنی تمہاری قوم میں گورنر یا تم میں سے ہوگا یا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان میں سے ہوگا۔ اس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تسلیم فرماتے ہیں کہ کسی علاقے کا گورنر غیر مسلم بھی ہو سکتا ہے۔

اسی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء کے زمانے میں بھی حالانکہ ابھی ملک میں پرامن طور پر ساری قومیں نہیں بسی تھیں ان حقوق کو تسلیم کیا جاتا تھا چنانچہ علامہ شبلی اس کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے صیغہ جنگ کو جو وسعت دی تھی اس کے لئے کسی قوم اور کسی ملک کی تخصیص نہ تھی۔ یہاں تک کہ مذہب و ملت کی بھی کچھ قید نہ تھی۔ والنٹیر فوج میں تو ہزاروں مجوسی شامل تھے جن کو مسلمانوں کے برابر مشاہرے ملتے تھے۔ فوجی نظام میں بھی مجوسیوں کا پتہ ملتا ہے (الفاروق حصہ دوئم زیرِ عنوان صیغہ فوج ص ۱۰۷)

اسی طرح لکھتے ہیں یونانی اور رومی بہادر بھی فوج میں شامل تھے۔ چنانچہ فتح مصر میں ان میں سے ۵۰۰ آدمی شریک جنگ تھے اور جب عمرو بن العاص نے فسطاط آباد کیا تو یہ جداگانہ محلے میں آباد کئے گئے۔ یہودیوں سے بھی یہ سلسلہ خالی نہ تھا۔ چنانچہ مصر کی فتح میں ان میں سے ایک ہزار آدمی اسلامی فوج میں شریک تھے۔ (الفاروق حصہ دوئم ص ۱۰۶)

اسی طرح تاریخ سے ثابت ہے کہ غیر اقوام کے افراد کو جنگی افسر بھی مقرر کیا جاتا تھا۔ چنانچہ حضرت عمرؓ کے زمانے میں یونانیوں کو بھی فوجی افسر مقرر کیا گیا۔ ان میں سے بعض کے نام بھی تاریخ میں موجود ہیں۔ علامہ شبلی نے ۶ فوجی افسروں کے نام یہ لکھے ہیں۔ سیاج، خسرو، شہریار، شیرویا، شہروی۔ افردوین (الفاروق حصہ دوئم ص ۱۰۶)

ان افسروں کو تنخواہیں بھی سرکاری خزانے سے ملتی تھیں۔ پے رول (PAY ROLL) میں ان کا نام تھا۔ چاروں خلفاء کے بعد حضرت معاویہؓ کے متعلق تاریخ سے ثابت ہے کہ ان کے زمانہ میں ایک عیسائی ابن آثال نامی وزیر خزانہ تھا۔ (تاریخ عرب مصنفہ پروفیسر ہٹی ایڈیشن پنجم ص ۲۳۴)

عباسی خلافت کے زمانے میں باقاعدہ منظم حکومت قائم کی گئی اور مختلف قوموں اور علاقوں کے نمائندوں کی ایک کونسل آف سٹیٹس مقرر کی گئی۔ اس کونسل آف سٹیٹس میں عیسائی، یہودی، صابی اور زرتشتی بھی شامل تھے۔ (A SHORT HISTORY OF THE SARACENES BY AMIR ALI PAGE 274-275)

اس زمانہ میں ایک عیسائی وزیرِ جنگ بھی مقرر کیا گیا۔ چنانچہ عباسی خلیفہ معتضد کا وزیرِ جنگ ایک عیسائی تھا جس کا نام صابی تھا۔ (تاریخ عرب مصنفہ پروفیسر ہٹی ایڈیشن پنجم ص ۳۵۵) عباسی خلیفہ المتقی کا بھی ایک عیسائی وزیر تنوخی نام کا تھا۔ (تاریخ عرب مصنفہ پروفیسر ہٹی ایڈیشن پنجم ص ۳۵۵)

بولیہہ خاندان کے ایک بادشاہ عزالدولہ کا بھی ایک عیسائی وزیر نصر بن ہارون تھا۔ (تاریخ عرب مصنفہ ہٹی ص ۳۵۵) سپین کی حکومت کے متعلق بھی تاریخ سے ثابت ہے کہ اس میں قاضی القضاۃ تک کا عہدہ بھی غیر مذاہب والوں کو دیا جاتا تھا۔

چنانچہ عبدالرحمن ثالث بادشاہ سپین کے بیٹے الحکم ثانی کے زمانہ میں ایک عیسائی ولید بن خیزران کو قرطبہ میں حکومت کا جج مقرر کیا گیا (تاریخ عرب مصنفہ پروفیسر ہٹی ایڈیشن پنجم ص ۵۳۰)

اسی طرح عبدالرحمن ثالث بادشاہ سپین کا ایک یہودی وزیر تھا جس کا نام ربی شپروت تھا (تاریخ عرب مصنفہ پروفیسر ہٹی ص ۵۷۷)

اسی طرح تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ سپین میں بھی ایک کونسل آف سٹیٹ مقرر کی گئی تھی جس کے ممبر غیر مسلم بھی ہوتے تھے چنانچہ ایک عیسائی گومیزس آف اینٹونی اس کونسل آف سٹیٹ کا ممبر تھا اور بادشاہ عبدالرحمن ثالث نے ایک بڑی سیاسی میٹنگ میں جس کے لئے تمام سپینش بشپ بلائے گئے تھے۔ اپنی بیماری کی وجہ سے اس کو اپنا قائم مقام بنا کر بھیجا اور اسے ریذیڈنٹ مقرر کیا (A SHORT HISTORY OF THE SARACENES BY AMIR ALI, PAGE 448) اسی طرح سموئیل بن عارف ایک عیسائی اسلامی حکومت غرناطہ میں وزیر مقرر کیا گیا۔ (اخبار اندلس جلد سوئم ص ۱۴۹)

سکاٹس کی تاریخ اندلس میں یہ بھی لکھا ہے کہ جب بادشاہوں کو کوئی اہم سفارت بھیجنی ہوتی تھی تو وہ مقتدر یہودیوں کو بھیجا کرتے تھے۔ (اخبار اندلس جلد سوئم ترجمہ از خلیل الرحمن صاحب ص ۱۴۵) مصری فاطمی حکومت میں بھی غیر مسلموں کو بڑے بڑے درجے دئے جاتے تھے۔ چنانچہ فاطمی بادشاہ العزیز کے زمانے میں ایک عیسائی عیسیٰ بن نسطور کو وزیر بنایا گیا۔ (تاریخ عرب مصنفہ پروفیسر ہٹی ایڈیشن پنجم ص ۶۲۰) اسی طرح تاریخ سے یہ بھی ثابت ہے کہ بہت سے فاطمی بادشاہوں کے وزراء عیسائی اور یہودی ہوا کرتے تھے۔ (A SHORT HISTORY OF THE SARACENES BY AMIR ALI PAGE 418) ہندوستان میں سب سے زیادہ بدنام اورنگ زیب ہے لیکن اورنگ زیب کے متعلق تاریخ سے ثابت ہے کہ وہ سیاسی معاملات میں کسی قسم کا امتیاز اور فرق کرنا جائز نہیں سمجھتا تھا۔ اور دلیل یہی دیا کرتا تھا کہ قرآن کریم میں صاف حکم ہے ( )

چنانچہ ایک دفعہ اس کے پاس درخواست کی گئی کہ ذمیوں کو کلیدی عہدوں سے الگ کیا جائے اس پر اس نے جواب دیا کہ مذہب کا دنیوی معاملات سے کوئی تعلق نہیں۔ اور اس قسم کے معاملات میں تعصب کو کوئی دخل نہیں ہونا چاہئے۔ اور پھر اس نے یہ آیت پڑھی کہ ( ) پھر اس نے کہا کہ اگر ہم اس درخواست کو تسلیم کریں تو پھر ہمیں تمام راجوں اور ان کی رعایا کو قتل کر دینا چاہئے۔

(PREACHING OF ISLAM BY SIR THOMAS ARNOLD PAGE 214)

(ANECDOATES OF AURANGZEB BY SIR JADHNN AND CIRCAR PAGE 97-100)

اسی طرح عالمگیر کے ایک فرمان کا یہ فقرہ ہے کہ حکومت کے عہدے قابلیت کے اصول پر دئے جائیں کسی اور خیال کے ماتحت نہ دئے جائیں۔ (PREACHING OF ISLAM BY SIR THOMAS ARNOLD PAGE 214)

پھر مغلیہ حکومت کے متعلق ایک مصنف لکھتا ہے کہ بنگال کا حکومتی مذہب اسلام ہے لیکن ملازمتوں کا یہ حال ہے کہ ایک مسلمان کے مقابلہ میں ۱۰۰ ہندو ہے اور تمام سرکاری عہدے اور اعتبار کی جگہیں دونوں قوموں سے بھی جاتی ہیں۔ (A NEW ACCOUNT OF THE EAST INDIES VOL. TWO PAGE 14)

اور یہ تو ہر شخص جانتا ہے کہ مغلیہ حکومت نے ہندو کمانڈر ان چیف تک مقرر کئے چنانچہ جرنیل مان سنگھ جسونت سنگھ اور جے سنگھ مشہور مثالیں ہیں۔ مسلمانوں کا غیر مسلموں سے یہ روادارانہ سلوک اتنا نمایاں تھا کہ خود غیر مسلموں نے بھی اس کا اعتراف کیا ہے چنانچہ مشہور عیسائی مؤرخ جرجی زیدان لکھتا ہے مسلمانوں کے نہایت تیزی کے ساتھ علمی ترقی کرنے کا ایک زبردست سبب یہ بھی تھا کہ خلفائے اسلام ہر قوم اور ہر مذہب کے علماء کے بہت بڑے قدردان تھے۔ اور ہمیشہ ان کو انعام و اکرام سے مالا مال کرتے رہتے تھے۔ ان کے مذہب ان کی قومیت اور ان کے نسب کا کچھ خیال نہیں کرتے تھے۔ ان میں نصرانی، یہودی، صابی، سامری اور مجوسی غرض ہر مذہب و ملت کے لوگ تھے۔ خلفاء ان کے ساتھ نہایت عزت اور عظمت کا برتاؤ کرتے تھے اور غیر مسلموں کو وہی آزادی اور درجہ حاصل تھا جو مسلمان امراء یا حکام کو حاصل ہوتا تھا۔ (تاریخ تمدن الاسلامی جلد ۳ ص ۱۹۴)۔

ان حوالہ جات سے یہ امر واضح ہے کہ اسلام غیر مسلموں کے ساتھ کسی قسم کی ناواجب سختی کی تعلیم نہیں دیتا بلکہ وہ ان کے تمام حقوق کا خیال رکھتا اور ان پر ہر قسم کے ظلم کو ناجائز قرار دیتا ہے۔ تاریخ میں لکھا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک دفعہ ایک مسلمان نے ایک ذمی کافر کو قتل کر دیا۔ اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اس مسلمان کو قصاص کے طور پر قتل کر دیا جائے اور فرمایا ذمیوں کے حقوق کی حفاظت میرا سب سے اہم فرض ہے۔ (نصب الرای فی تخریج الحدیث الہدایہ جلد ۴ ص ۳۳۶)

قارئین کرام سے گذارش ہے کہ جو دوست دعا کی درخواست کرتے ہیں اور جو کسی وجہ سے درخواست نہیں کر پاتے ان سب کو۔ اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

(ادارہ الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاکستان میں گندم کی پیداوار

پاکستان میں گندم کی گھٹتی ہوئی پیداوار قوم کے لئے ایک لمحہ فکریہ پیش کر رہی ہے۔ سابقہ فصل کے بارے میں پہلے تو سرکاری بیانات آتے رہے کہ "اب کے گندم کی بھرپور فصل ہو گی۔ فصل کی حالت بہت اچھی ہے۔ پیداوار میں خاصا اضافہ ہوگا وغیرہ" پھر سابقہ حکومت کے ختم ہونے سے صرف چار روز قبل چھپنے سے ایک سرکاری بیان سامنے آگیا۔ جس میں تینوں فصلوں گندم۔ چاول اور کپاس کی پیداوار کا ذکر تھا۔

پیداوار کی کمی کے باعث پچھلے سال آٹھ ارب (آٹھ سو کروڑ) روپے زرمبادلہ خرچ کر کے گندم درآمد کی گئی ہے۔ ہم ایک زرعی ملک کے باشندے کہلاتے ہیں۔ ذرا سوچیے۔ کیا بھاری زرمبادلہ خرچ کر کے ہر سال گندم بھاری مقدار میں (پچھلے سال یہ مقدار ۲۱ لاکھ ٹن تھی) گندم امپورٹ کرنا ہمارا مقدر بن چکا ہے؟ کیا گندم کی پیداوار کے مقابلے میں ہم کبھی اپنے پاؤں پر کھڑے نہیں ہو سکتے؟ ایک زرعی ملک ہونے کے باوجود اور ۷۷½ لاکھ ہیکٹر رقبہ گندم کے زیرکاشت ہونے پر بھی ہم گندم کے لئے ہر سال بین الاقوامی منڈیوں میں جھولی پھیلاتے رہیں گے۔

یہ صورت حال ناقابل برداشت ہے اور پاکستان کے باہمت کاشتکاروں کے لئے ایک چیلنج کی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ سب کچھ کیا دھرا حکومت کی غلط پالیسیوں کا ہے۔ زرعی عوامل اور زرعی پیداوار کی قیمتوں میں عدم توازن کا نتیجہ ہے کیا ایک دو ارب روپے کی سب سڈی کھاد بیج وغیرہ پر دینا اور بلاسود قرضے مہیا کرنا بہتر رہے گا یا بعد میں آٹھ ارب روپے کی گندم درآمد کرنا؟ اس کا فیصلہ کرنے کے لئے کسی گہرے غور و فکر کی ضرورت نہیں۔

اب عنقریب ملک میں ایک نئی حکومت قائم ہونے والی ہے۔ اس نئی حکومت سے کاشتکار یہ توقع رکھنے میں حق بجانب ہیں کہ ان کی طرف خصوصی توجہ دی جائے گی۔ اور گذشتہ عدم توجہی اور اس سے پیدا ہونے والی بدحالی کی موثر تلافی کی جائے گی۔

پچھلے سال ہماری سب سے بڑی فصل گندم کی کاشت کے موقع پر کھادیں نایاب ہو گئیں۔ ان کی قیمتوں میں تین مرتبہ اضافہ کیا گیا۔ زیادہ قیمت پر بھی کھادیں کاشتکاروں کو نہ مل سکیں نمبر ۲ اور ۳ قسم کی ملاوٹی کھادیں ملتی رہیں جن کا استعمال کرنا نہ کرنا برابر تھا۔ افسوس کہ کھادوں کی ملاوٹ کے گھناؤنے کاروبار کو ختم کرنے کی طرف کسی نے کوئی توجہ نہ دی۔ یہ کام ایک سخت قسم کے آرڈیننس کے نفاذ سے آسانی ہو سکتا تھا۔ ڈی اے۔ پی کی بجائے لوگ دانہ دار پسا ہوا پتھر کھاد سمجھ کر کھیتوں میں ڈالتے رہے۔

ہر سال ربیع کے موقع پر کروڑوں روپے کے بلاسود قرضے کاشتکاروں کو ملا کرتے تھے وہ کسی کو نہ مل سکے۔ امداد باہمی کی قرضہ سوسائٹیاں بھی تہی دست رہیں۔ یہ تھے وہ حالات جن میں کاشتکاروں نے صبر شکر کر کے گندم کاشت کی۔

ہمارے ہمسایہ ملکوں ہندوستان، افغانستان اور ایران میں گندم کی قیمت ہم سے کہیں زیادہ ہے اور یہ جنس دھڑا دھڑ سمگل ہوتی ہے ملک کے اندر آٹے کا نرخ بڑھنے لگتا ہے تو حکومت دوڑ بھاگ کر کے گندم امپورٹ کر لیتی ہے اور بھاری زرمبادلہ سے ہاتھ دھو بیٹھتی ہے۔

پاکستان میں گندم کی پیداوار بڑھانے کی داستان بہت دلچسپ ہے۔ ساٹھ کے دہاکے میں پست قامت زیادہ پیداوار دینے والی اقسام اور کھادوں کے اقسام سے پاکستان میں گندم کی پیداوار دوچند ہو گئی۔ یہ صدر ایوب کا دور تھا اور زراعت کے محاذ پر اس دور میں زور شور سے کام ہوا۔ جب یہ زور و شور کم ہونے لگا تو پیداوار میں اضافے کی رفتار بھی پہلی سی نہ رہی۔ ڈاکٹر بورلاگ کا کہنا ہے کہ ستر اور اسی کے دہاکوں میں گندم کی پیداوار کو مزید دوچند کیا جا سکتا تھا یہ کوئی بہت مشکل کام نہیں تھا۔ ترکی اور ہندوستان میں دوسری بار دوچند کر لینے یا اس کے قریب قریب پہنچ جانے کا معجزہ رونما ہو چکا ہے۔ گندم پر تحقیق کے بین الاقوامی ادارے سمٹ کی ایک رپورٹ کے مطابق پاکستان میں گندم کی موجودہ پیداوار فی ایکڑ پیداواری صلاحیت کا صرف ایک تہائی حصہ ہے۔ پیداواری عوامل کے پورے استعمال سے اور فصل کی بہترین دیکھ بھال سے قومی اوسط ۵٫۶۴ ٹن فی ہیکٹر تک پہنچ سکتی ہے اور ستر لاکھ ہیکٹر رقبے سے ۳۸ ملین گندم پیداوار ہو سکتی ہے یہ بین الاقوامی ماہروں کی رائے ہے جو گذشتہ تیس سال سے پاکستان میں گندم کی پیداوار کا بغور مطالعہ کرتے رہے ہیں۔

ہونے کو تو سب کچھ ہو سکتا ہے مگر اس کے لئے مضبوط عزم و عمل کی ضرورت ہے اگر حکومت ایک دفعہ یہ کمٹ منٹ (تہیہ) کر لے کہ ہر صورت میں پیداوار کو اس سطح تک لے جانا ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ منزل آسان نہ ہو سکے۔ سمٹ کی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ پاکستان میں گندم کی پیداوار بڑھانے کے لئے جن باتوں کی ضرورت ہے ان میں بہترین بیج کا استعمال۔ صحیح وقت کاشت، کاشت کے بہتر طریقے۔ کھاد کا زیادہ استعمال۔ جڑی بوٹیوں کا موثر کنٹرول اور بہتر آبپاشی شامل ہیں۔ ان میں سے جب کسی ایک بات میں بھی کوتاہی ہو۔ پیداوار ۲۰۰ سے چار سو کلوگرام فی ہیکٹر تک کم ہو جائے گی۔

پاکستان میں گندم کی پیداوار کے بارے میں سمٹ کے جائزے میں سب سے اہم بات یعنی کھادوں کے استعمال کا خصوصیت سے ذکر کیا گیا ہے۔ اس رپورٹ کے الفاظ میں "کھادوں کے استعمال کا بڑھتا ہوا رجحان ختم ہو چکا ہے۔ اور شاید اس میں دوبارہ پیش رفت نہ ہو کیونکہ کھادوں پر سے سب سڈی ختم کی جا رہی ہے"۔

دوسرے لفظوں میں اس کا مطلب یہ ہوا کہ کھادوں کی بڑھتی ہوئی قیمتیں ان کے استعمال کو محدود کرتی جائیں گی اور نتیجۃً پیداوار میں کمی ہوتی رہیگی۔

جس سرکاری کمٹ منٹ کا ہم نے اوپر ذکر کیا ہے اس کی ایک اچھی مثال ہمارے ہمسایہ ملک بھارت میں ملتی ہے ۱۹۸۸ء میں وہاں کے وزیراعظم نے تمام ریاستوں کے وزرائے اعلیٰ کو بلا کر ان پر واضح کیا کہ اب حکومت زراعت کی ترقی کو دوسرے تمام کاموں پر ترجیح دے گی اور اس کے لئے دوسرے سیکٹروں سے وسائل ادھر منتقل کئے جائیں گے۔ اس موقع پر اعلان کیا گیا کہ سرمایہ کاری کے وسائل کا ۵۰ فی صد حصہ دیہی علاقوں میں صرف کیا جائے گا۔ مارچ ۱۹۸۸ء میں وہاں تمام کھادوں کی قیمت میں ۷ فی صد کمی کر دی گئی (ہمارے یہاں کھادوں کی قیمتوں میں ۱۹۸۸ء۔ ۱۹۸۹ء اور ۱۹۹۰ء میں تین مرتبہ اضافہ کیا گیا) ہندوستان کی چودہ ریاستوں کے ۱۶۹ اضلاع میں اناج کی پیداوار بڑھانے کے ایک خصوصی پروگرام پر عمل شروع کیا گیا۔ گندم کا خالص بیج بہت سستے داموں (۱۵۰ روپے فی سو کلوگرام) مہیا کیا۔ ان اقدامات کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہاں گندم کی پیداوار جو ۸۸-۱۹۸۷ء میں ۱۳ کروڑ ۸۰ لاکھ ٹن تھی ۸۹-۱۹۸۸ء میں ۱۷ کروڑ بیس لاکھ ٹن تک پہنچ گئی ۲۴ فیصد کا زبردست اضافہ، دوسری فصلوں کی پیداوار میں بھی اسی قسم کا اضافہ ہوا۔

ابھی بات ختم نہیں ہوئی۔ اس سال ہندوستان میں زرعی ترقی کے لئے ایک اور بہت بڑا قدم اٹھایا گیا۔ مرکزی حکومت نے دیہی سیکٹر کے لئے بجٹ میں معینہ امداد کو ۴۰ فی صد سے بڑھا کر ۴۹ فیصد کر دیا اور دس ہزار روپے تک کاشتکاروں کے تمام قرضے معاف کر دیئے گئے۔

اس کے مقابلے میں ہمارے یہاں کیا ہوا ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی۔ کھادوں۔ زرعی دواؤں۔ ٹریکٹروں اور زرعی مشینری کی قیمتیں آسمان کی خبر لا رہی ہیں۔ ڈیزل اور بجلی کے نرخ اتنے بڑھ چکے ہیں کہ اب ٹیوب ویل چلانا ایک عیاشی نظر آتی ہے۔ دیہات میں بجلی اور ڈیزل کی کھپت کم ہوتی جا رہی ہے ڈی اے پی کی قیمت میں ۵۳ فی صد۔ نائٹروفاس میں ۶۲ فیصد پوٹاش میں ۷۸ فیصد اور ایس ایس پی میں ۴۸ فیصد کا اضافہ ہو چکا ہے۔

ہم نے یہ تمام باتیں یہاں اس لئے لکھ دی ہیں کہ ان وجوہات کی تلاش میں دور نہ جانا پڑے کہ گندم کی پیداوار کم کیوں ہوتی جا رہی ہے اور گندم کی درآمد میں اضافہ کیوں ناگزیر ہوتا جا رہا ہے۔

اپنی ان گزارشات کو ہم گندم کے عظیم سائنسدان ڈاکٹر بورلاگ کے ایک اور حالیہ بیان پر ختم کرتے ہیں "میں اپنے پاکستانی دوستوں کو متنبہ کرتا ہوں کہ اب سہل انگاری سے کام نہیں چلے گا۔ پچھلے چند سال پیداوار میں کمی کا رجحان نمایاں رہا۔ نتیجہ میں گندم کی درآمد پھر بڑھ رہی ہے۔ اس کے مقابلے میں انڈیا میں پیداواری اوسط مسلسل بڑھ رہی ہے اور قومی پیداوار کے نئے نئے ریکارڈ قائم ہو رہے ہیں۔"

راقم قومی انگریزی روزنامہ "دی نیشن" لاہور میں بھی زرعی معیشت پر ہفتہ وار کالم لکھتا ہے گندم کی پیداوار کے موضوع پر حالیہ پانچ انگریزی مضامین کا خلاصہ اس طویل اداریے میں بیان کر دیا گیا ہے۔ ہماری دعا ہے کہ خداوند کریم ہماری حکومت کو ان حقائق کا ادراک کرنے اور اس سلسلے میں ضروری اقدامات کی توفیق دے

(صادق قریشی)

پاکستان میں گندم پیدا کرنے کے زون

نمبر	نام زون	زیر کاشت رقبہ گندم (ہزار ہیکٹروں میں)
۱	ٹھٹھہ	۱۸

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگاں

حضرت مولوی عبدالمغنی صاحب

ابن حضرت مولانا برہان الدین جہلمی صاحب

انیسہ رشید احمد

عرصہ سے ارادہ تھا کہ اپنے پیارے نانا جان حضرت مولوی عبدالمغنی صاحب کے بارے میں لکھوں۔ مگر پچھلے ماہ کراچی سے قرآن کلاس کے لئے لڑکیوں کے ساتھ ربوہ آکر خدام کی نمائش جاکر دیکھنے کا اتفاق ہوا تو وہاں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے رفقاء کی تصاویر میں ایک تصویر دیکھ کر ٹھٹک گئی۔ نام لکھا تھا حضرت مولوی عبدالمغنی صاحب ابن حضرت مولانا برہان الدین صاحب جہلمی۔ لیکن تصویر ان کی نہیں تھی۔ جس پر خاکسارہ نے گائیڈ کو بتایا کہ یہ بزرگ تصویر والے میرے نانا جان نہیں ہیں۔ کیونکہ خاکسارہ تین سال ان کے پاس میٹرک کے بعد رہی ہے۔ انہوں نے فرمایا آپ ہمیں اصل تصویر مہیا کریں۔ چنانچہ نانا جان کے ایک روحانی فرزند محترم شیخ خادم حسین صاحب سابق استاد جامعہ احمدیہ سے اصل تصویر لے کر اندراج کروا کے پیش خدمت کرنے کا موقعہ ملا۔

مختصر واقعات

جو کبھی کبھی حضرت نانا جان اپنے والد ماجد اور اپنے بارے میں بتایا کرتے تھے۔

حضرت مولوی برہان الدین صاحب جہلمی سات بھائی تھے ساتوں بھائی بڑے پایہ کے عالم تھے علیحدہ علیحدہ بیوت الذکر کے امام بھی تھے۔ لیکن احمدیت صرف آپ کو نصیب ہوئی۔ حضرت مولوی عبدالمغنی صاحب سات ماہ کے پیدا ہوئے ان کی والدہ نے ان کو کنوئیں کی لوہے کی ٹنڈ میں روئی میں لپیٹ کر کچھ عرصہ رکھا۔

خاکسارہ نے جب یہ سنا تو حیران ہو کر ناناجی کی طرف دیکھا کیونکہ آپ ایک فوجی صوبیدار ریٹائرڈ تھے۔ نہایت گرانڈیل جسم کے مالک تو مسکرائے۔

فرمایا ایک دفعہ میری عمر گیارہ بارہ سال کی تھی۔ والد صاحب تو احمدیت کے عشق میں دعوت الی اللہ کے لئے گاؤں گاؤں پھرتے رہتے تھے ایک دفعہ چھ ماہ ہو گئے تو والدہ کہنے لگیں چلو مغنی قادیان چلیں وہیں پتہ چلے گا۔ میٹھی روٹیاں گڑ کی پکا کر ساتھ لیں قادیان ماں بیٹا پہنچے۔ بیت المبارک میں نماز عصر کا وقت تھا والدہ برقعہ اوڑھے باہر کھڑی تھیں۔ میں اندر گیا تو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ چند رفقاء کے ساتھ تشریف فرما تھے۔ میں نے کہا میری والدہ باہر کھڑی ہیں۔ وہ بہت پردہ کرتی ہیں اور ہم اپنے والد کو ڈھونڈنے آئے ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا آپ کی بغل میں کیا ہے؟ میں نے کہا کہ یہ میٹھی روٹیاں ہیں۔ والد صاحب کے لئے تو فرمایا ہم بھی کھالیں۔ میں نے کہا جی۔ تو اس پر آپ نے مسکراتے ہوئے رومال کھولا تھوڑا ٹکڑا توڑ کر اپنے منہ میں ڈالا اور ساتھ والوں کو بھی دیا۔ میں سخت گھبرایا ہوا تھا۔ پھر رومال باندھ کر واپس دیا اور فرمایا والدہ کو گھر (حضرت اماں جان کے پاس) اندر لے جاؤ۔ یہاں بھی بہت پردہ ہے۔ والد بھی مل جائیں گے یہ واقعہ سناتے ہوئے نانا جان کی آنکھوں میں آنسو تھے اور فرماتے تھے کہ اتنی سمجھ ہی نہیں تھی کہ کہتا حضور آپ سب روٹیاں رکھ لیں۔

آپ کے استادوں میں دو کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ایک حضرت امام جماعت احمدیہ الاول جن سے آپ نے توجہ کے ساتھ قرآن مجید کے کچھ سپارے پڑھے اور دوسرے حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی جن کے ساتھ آپ گاؤں گاؤں دعوت الی اللہ کے لئے جاتے۔ فرماتے کبھی بھی ایسا نہیں ہوا کہ مولوی صاحب کے ساتھ ہم کسی گاؤں جاتے تو آپ نے کسی بھی گاؤں والے سے کھانا وغیرہ کیلئے کہا ہو ہم شاگرد حیران ہوتے تھے کہ کیسے خود بخود لوگوں کو معلوم ہو جاتا ہے کہ آپ تھکے ہوئے بیت الذکر میں تشریف فرما ہیں مگر ہم شاگرد گاؤں میں ضرور پھرتے تھے۔

آپ نے قادیان میں میٹرک کے بعد مولوی فاضل بھی کیا۔ حضرت صاحبزادہ میاں شریف احمد صاحب کی وجہ سے فوج کی پنجاب رجمنٹ میں گئے ملایا۔ پونا اس قسم کے شہروں میں فوج کے ساتھ رہے اور ان شہروں کے کئی واقعات سانپ وغیرہ کے سناتے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ معجزانہ طور پر بچاتا تھا۔ میری والدہ کی پیدائش بھی پونا ہی کی ہے۔

ایک واقعہ رمضان المبارک کا ہے۔ روزہ رکھا ہوا تھا۔ سخت بھوک اور پیاس محسوس ہو رہی تھی۔ گرمی بھی زوروں پر تھی۔ اس حالت میں نیند آگئی۔ تو خواب میں ایک بڑا سا آم کسی نے مجھے دیا جسے میں نے خوب مزے سے کھایا۔ کھا چکا تو یکدم جاگ گیا۔ منہ میں آم کا ذائقہ نہایت شیریں تھا۔ طبیعت خوش اور خوب سیر تھی بھوک پیاس کا نام بھی نہ تھا۔ یہاں تک کہ ساتھ والوں نے بھی مجھ سے آم کی خوشبو محسوس کی اور حیرت کی بات یہ ہے کہ تین دن تک اس آم کی خوشبو میرے منہ سے آتی رہی اور اپنے دوستوں کو اپنے منہ کے پاس لے جا کر بتاتا تو وہ بھی خوشبو پاتے تھے۔

خاکسارہ نے جب ہوش سنبھالا تو نانا جان کو سرائے عالمگیر فوجی کالج میں صوبیدار کوارٹر ماسٹر کی حیثیت سے فوجی وردی میں دیکھا۔ ہر جمعہ باقاعدگی سے جہلم سائیکل پر نماز جمعہ پڑھانے آتے تھے ریٹائر ہونے کے بعد باغ محلہ شہر جہلم میں تادم آخر رہائش رہی۔

واقعات تو بہت ہیں مگر ایک واقعہ کبھی نہیں بھولتا۔ کہ جب چاند گرہن ہوا رات کے آٹھ نو بجے تھے میں نے کہا نانا جان نماز کسوف خسوف چاند گرہن میں پڑھتے ہیں۔ اور خاکسارہ نے زور لگا کر باجماعت کے لئے انہیں راضی کیا کیونکہ ان کی طبیعت کچھ خراب ہی تھی۔ نانا جان نماز کے لئے آگے کھڑے تھے اور میری چھوٹی بہن جو دس بارہ سال اور میں پندرہ سال کی تھی دونوں پیچھے کھڑی تھیں۔ نماز جو شروع ہوئی تو اتنے لمبے، لمبے قیام لمبے لمبے رکوع اور نانا جان تو وجد میں آئے ہوئے خوش الحانی سے بڑھائے چلے جا رہے ہیں۔ ہماری تو ٹانگیں تھک گئیں۔ پہلے چھوٹی بہن چپکے سے لیٹ گئی۔ میں نے ہمت کی مگر معلوم نہیں کب لمبے سجدے میں سو گئی صبح آنکھ کھلی تو چہرے پر زبردست مسکراہٹ بکھیرے ہوئے فرماتے ہیں کہ آج تو نماز کسوف خسوف پڑھی گئی ہے اور ہم شرمندہ۔

عرصہ تین سال میں ایک بات خاص طور پر نوٹ کی کہ وہ وقت کی پابندی اتنی سختی سے کرتے تھے کیا جماعت کے کام کیا گھر کے۔ کبھی کوئی نماز نہیں جو اول وقت اور خشوع وخضوع کے ساتھ نہ پڑھی ہو۔ عصر کی نماز گھر میں اکثر پڑھ کر باہر جاتے اور مغرب کے بعد بیت الذکر سے واپس آتے۔ ہمیشہ مشہدی پگڑی باندھتے۔ کبھی بھی بغیر پگڑی نماز گھر میں نہیں ادا کی۔ آج بھی وہ پیارا چہرہ آنکھوں کے سامنے عاجزی سے گھر میں نماز پڑھتے نظر آ رہا ہے۔ قرآن کریم سے بے پناہ عشق و تلاوت کرتے ہوئے پایا۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے پیاروں کے قدموں میں جگہ دے اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔

امیر ضلع ہونے کی وجہ سے خطوط بہت لکھا کرتے تھے اور مجھے بھی لکھنے کا موقعہ ملتا تھا۔ ایک خط جس سے حضرت اقدس کی پاکیزہ اولاد کے ساتھ بے پناہ عشق و محبت معلوم ہوتی وہ تھا جو آپ نے خاکسارہ سے حضرت میاں بشیر احمد صاحب کے نام لکھوایا۔ مجھے پہلی دفعہ حضرت صاحب اور ان کی پاکیزہ اولاد کے ساتھ میری شدید محبت پیدا کرنے کا موجب ہوا۔ ان لمحات کو میں آج بھی یاد کر کے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتی ہوں۔

باوجود بڑھاپے اور کمزوری صحت کے جب کبھی کوئی مربی سلسلہ یا جامعہ احمدیہ کے طالب علم تشریف لاتے تو خود ساتھ جا کر جہلم کے اہم مقامات خاص طور پر عدالت اور کوٹھی مقدمہ کرم دین بھیں والے کے سلسلہ میں حضرت اقدس جہاں تشریف فرما ہوئے تھے دکھائے گئے۔ بیوہ عورتوں کی گھر والوں کے علم کے بغیر مدد کرتے تھے اور اپنی زمین کی گندم وغیرہ بھی اکثر غیر احمدی عزیزوں کے گھروں میں پہنچاتے تھے۔

جانور بھی آپ کی شفقت سے محروم نہیں تھے۔ ایک کتا سرائے عالمگیر کالج سے آپ کے ساتھ ساتھ جہلم آیا تھا۔ وہ بیمار ہو گیا تو اُسے اپنے ہاتھوں سے دوائی ڈال کر نہلاتے۔ ایک بلی بھی آپ سے بہت پیار کرتی تھی۔ ایک دفعہ رمضان میں سحری کھانے کے لئے میں جب آپ کے پلنگ پر آپ کو جگانے گئی تو بلی کے بچوں کی آواز سن کر ڈر گئی۔ دیکھا تو نانا جان کروٹ بدل کر سو رہے ہیں اور بلی تین نوزائیدہ بچوں کے ساتھ ان کی کمر کے ساتھ لگی اطمینان سے بیٹھی ہے تو میں نے کہا نانا جان جلدی سے اٹھ جائیں اور کروٹ نہ بدلیں کیونکہ بلی نے سارے گھر میں سے محفوظ ترین جگہ پا کر آپ کے پلنگ پر بالکل کمر کے ساتھ بچے دیئے ہوئے ہیں۔ یہ حال تھا شفقت کا کہ جانور بھی اتنے مانوس تھے۔

اگر اپنے والد محترم ماسٹر کرامت اللہ صاحب کا ذکر نہ کروں تو ادھوری بات ہو گی۔ آپ نے میرے نانا جان کی بہت خدمت کی۔ میرے ساتھ تین سال برابر روزانہ آکر خیریت معلوم کرتے سودا سلف لا کر دیتے۔ یہاں تک کہ آخر وقت تک میری والدہ کو بھی کچھ عرصہ کے لئے اُن کی خدمت کے لئے ان کے گھر بھیج دیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان کی وفات کے بعد وہ برکتوں والا گھر بھی خریدنے کی اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا کی۔ جس میں اب میری بیوہ والدہ زبیدہ بیگم صاحبہ رہتی ہیں۔ اس وقت آپ کے تین پوتے اور بیوہ بہو جہلم کی بیت الاحمدیہ کے ساتھ گھر میں رہتے ہیں۔

*

رضوانہ شہباز

محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ

ہماری پیاری نانی جان محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد حسین صاحب آف کوٹ سردار خان گیارہ مئی ۱۹۹۰ء بروز جمعۃ المبارک شام پونے سات بجے اس جہانِ فانی کو ہمیشہ کے لئے چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوگئیں۔

نانی جان تین سال سے بیمار چلی آ رہی تھیں۔ آپ کو دو دفعہ فالج کا حملہ ہوا۔ پہلا حملہ ہوا تو اللہ کے فضل و کرم سے ٹھیک ہوگئیں تھیں لیکن دوسرا حملہ جان لیوا ثابت ہوا۔

نانی جان ایک محبت اور شفقت کرنے والی خاتون تھیں۔ نیک سیرت پاکباز اور پابند صوم وصلوٰۃ تھیں۔ جماعت کے ہر حکم پر لبیک کہنے والی تھیں۔ الفضل کا مطالعہ بہت شوق سے کرتی تھیں۔ بچوں کو اچھی اچھی باتیں بتاتی رہتیں۔ ہر کسی سے محبت کرتیں۔ بچوں کے ساتھ بچوں والا رویہ اور بڑوں کے ساتھ بزرگانہ رویہ اپنائی تھیں آپ بڑی صابر اور حلیم تھیں۔ اپنی ساری زندگی حتی المقدور اس بات کی کوشش کرتیں کہ ان کی ذات سے کسی کو نقصان نہ ہو برے سے برے اور اچھے سے اچھے وقت میں خدا تعالیٰ سے دعائیں کر کے مدد چاہی ان کا وجود ہمارے لئے بہت سی برکتوں کا حامل تھا اپنی اولاد کو ہمیشہ نماز، روزہ کی تلقین کرتیں چھوٹا بڑا ان کی نصائح اور ہدایت کو قبول کرتا۔ ہر ملنے والا ان کی شخصیت سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہتا۔

آپ بہت مہمان نواز تھیں۔ گھر میں کوئی بھی آجاتا اس کی خاطر مدارات حسب حیثیت کر کے خوشی محسوس کرتیں خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار تھیں سادہ لباس اور سادہ خوراک استعمال کرتیں اور نمود و نمائش پسند نہ کرتیں۔ بچوں کی تعلیم میں خاص دلچسپی لیتی تھیں اور اپنے بچوں کو زیادہ سے زیادہ تعلیم دلانے کی کوشش کی۔

کوٹ سردار خان میں ہی ان کی نماز جنازہ پڑھائی گئی اور وہیں تدفین عمل میں آئی۔ آپ نے اپنی یادگار تین بیٹے اور تین بیٹیاں چھوڑی ہیں۔

دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ان کو بلند درجات عطا فرمائے اور ہم سب کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

شیخ نصیر احمد ۔ گولارچی سندھ

محترم شیخ مبشر احمد صاحب

ہمارے بھائی شیخ مبشر احمد صاحب ۲۸ ستمبر ۱۹۹۰ء جمعہ کے دن دس بجے شب ہم سے جدا ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئے عزیز کی پیدائش ۶ مئی ۱۹۴۰ء کو بمقام نصرت آباد اسٹیٹ سندھ میں ہوئی۔ آپ حضرت ڈاکٹر شیخ احمد دین صاحب سابق امیر جماعت ہائے احمدیہ حیدر آباد ڈویژن کے فرزند تھے جن کو حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے دستِ مبارک پر بیعت کرنے کا شرف حاصل تھا۔

آپ کے بڑے بھائی شیخ ناصر احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے زیورک میں احمدیہ مشن کھولنے کی توفیق عطا فرمائی۔ عزیز مبشر کی عمر ابھی دو سال ہی تھی کہ ابّا جان ہم سب کو لے کر نصرت آباد سے کنری منتقل ہو گئے اور ایک لمبا عرصہ تک کنری میں ہی رہے۔

عزیز کا بچپن اور جوانی کا کچھ حصہ کنری میں ہی گذرا اور کنری میں ہی میٹرک پاس کیا۔ اس کے بعد وہ خاکسار کے پاس کراچی آگئے اور محکمہ ڈاک کے ڈائریکٹوریٹ جنرل میں ملازمت اختیار کر لی جسے اپنی وفات تک جاری رکھا۔ وفات کے وقت آپ ڈپٹی اسسٹنٹ ڈائریکٹر کے عہدہ پر فائز تھے۔ جب کراچی سے مرکزی دفاتر اسلام آباد منتقل ہوئے تو عزیز بھی اسلام آباد آگئے اور یہیں وفات پائی۔ وفات کے وقت آپ کی عمر پچاس سال چار ماہ اور بائیس دن تھی۔ وفات کے وقت آپ کے بھائی بہنوں میں سے کوئی بر وقت نہ پہنچ سکا لیکن ان کی بیماری کے دوران اور وفات اور تدفین کے موقع پر آپ کے دفتر والوں اور خاص طور پر آپ کے بلاک میں رہنے والے تمام مردوں عورتوں اور بچوں نے جس طرح آپ کی خدمت کی اس کا شکریہ ادا کرنا ہمارے بس کی بات نہیں۔ ہمیں یہاں پہنچ کر یوں محسوس ہوا کہ اس بلاک کے سارے گھر ایک فیملی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ سب نے اس غم کو ایسا محسوس کیا کہ نہ کسی گھر سے ٹی وی کی آواز آئی نہ ریڈیو کی۔ ان لوگوں نے یہ بھی احساس نہیں ہونے دیا کہ مرنے والے کا تعلق ایک ایسی جماعت سے تھا جسے بعض حلقے پسند نہیں کرتے امیر صاحب اسلام آباد محترم شیخ عبدالوہاب صاحب نے بھی پوری طرح سب مرحلوں کی نگرانی کی اور جنازہ اور تدفین سب اپنی نگرانی میں کروائی اور ایک دن کے کھانے کا اہتمام جماعت کی طرف سے کیا۔

ان تمام دوستوں کے اگر میں نام لکھنے شروع کروں جو ان سب کاموں میں دلی ہمدردی کے ساتھ پیش پیش رہے تو ایک طویل فہرست بن جائے گی اور اس کے باوجود یہ امکان رہے گا کہ شاید کچھ نام رہ گئے ہوں۔ اس لئے میں کسی کا نام بھی نہیں لکھ رہا۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر سے نوازے۔ عزیز کے دفتر کے افسروں سے لے کر چھوٹے ملازمین تک نے جس طرح تعاون کیا اس کے لئے ہم سب ان کے تہہ دل سے ممنون ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کا زیادہ سے زیادہ اجر عطا فرمائے۔

عزیز نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ تین لڑکے اور چار لڑکیاں چھوڑی ہیں جو ابھی چھوٹے ہیں۔ بڑے لڑکے اس وقت میٹرک میں زیرِ تعلیم ہیں۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ان کے صبرِ جمیل، آئندہ زندگی میں مشکلات اور تکالیف سے بچنے اور صراطِ مستقیم پر چلتے رہنے کے لئے دعا کریں۔ قدرتی طور پر ہمارے دل اس موقعہ پر غمگین ہیں لیکن بہر حال ہم خدا تعالیٰ کی رضا پر راضی ہیں کیونکہ

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

صفدر علی وڑائچ

مکرم چوہدری مرزا خان صاحب

آپ ۱۹۰۸ء میں پھالیہ کے ایک چھوٹے سے گاؤں رجوعہ میں پیدا ہوئے آپ نے احمدیت میں ہی آنکھ کھولی آپ کے والد محترم چوہدری بڈھا خان صاحب حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے رفیق تھے آپ کے والد صاحب کے علاوہ اس گاؤں میں ۲۲ کے قریب حضرت اقدس کے رفیق موجود تھے آپ نے ان سب رفقاء حضرت اقدس سے بہت سی باتیں سنیں اور دیکھیں جو آپ ہمیں اکثر سنایا کرتے تھے ان کی بہت سی سنائی ہوئی باتیں آج بھی ہمارے دل پر لکھی ہوئی ہیں۔

آپ کے دو بھائی اور دو بہنیں ہیں ایک بھائی چوہدری غلام رسول صاحب جو کہ خاکسار کے دادا تھے اور دوسرے چوہدری نورالدین صاحب وفات پا گئے ہوئے ہیں ان دونوں بھائیوں کی اولادوں کی سربراہی بھی آپ نے ہی کی اور ان کی احسن طریقے سے ذمہ داریاں سرانجام دیں۔

آپ کو شروع سے ہی جماعتی کاموں میں حصہ لینے کا بڑا شوق تھا چنانچہ آپ حضرت امام جماعت (ثانی) کی تحریک پر فرقان فورس میں بھی شامل ہوئے آپ ایک لمبا عرصہ جماعت احمدیہ رجوعہ کے صدر اور زعیم انصاراللہ کے عہدوں پر فائز رہے۔

آپ کے اکلوتے بیٹے مکرم چوہدری محمد مہدی صاحب سابق قائد مجلس رجوعہ بھی ۱۷ جون ۱۹۸۴ء کو زمین کے ایک جھگڑے میں وفات پا گئے تھے۔ آپ نے اپنی یاد میں ایک پوتا اور تین پوتیوں کے علاوہ ہمارا پورا خاندان جو "بڈھیکا" کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ سوگوار چھوڑے ہیں۔

خاکسار احباب جماعت احمدیہ کی خدمت میں درخواست کرتا ہے کہ دعا کریں خدا تعالیٰ میرے محترم داداجان کو جنت میں اعلیٰ جگہ دے۔ ہم سب کا حافظ و ناصر ہو۔

"جماعت احمدیہ کے تیسرے امام حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نے جماعت کو معلمین دینے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:۔

ایسے معلم جو واقعہ میں اپنی زندگی خدا کی راہ میں وقف کرنا چاہیں سمجھدار دعا کرنے والے، خدا اور رسول سے محبت کرنے والے...... خدمت کا بے انتہا جذبہ رکھنے والے ہوں........ جس کے دل میں خدمت خلق کا جذبہ نہیں وہ معلم نہیں بن سکتا...... پس ہمیں ایسے بے نفس خدمت گزار معلم چاہئیں۔"

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد مقامی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفین نو

طلعت نسرین بنت مکرم غلام مرتضٰی صاحب
لطیف آباد ۔ حیدر آباد

لقمان احمد ابن مکرم چوہدری خوشی محمد صاحب
دارالیمن غربی ربوہ

احمد ابن مکرم سعید احمد صاحب
دارالیمن وسطی ربوہ

مہتاب احمد چیمہ ابن مکرم نسیم احمد چیمہ
گوٹھ غلام احمد ضلع خیرپور

ثمرہ رحمٰن بنت مکرم سید لطف الرحمٰن صاحب
فیکٹری ایریا ربوہ

طاہر محمود ابن مکرم عبدالمنان صاحب
ناصر آباد ربوہ

احمد کمال ابن مکرم منیر احمد صاحب منور
حلقہ ناصر آباد شیخوپورہ

شازیہ تنویر بنت مکرم منیر احمد صاحب منور
حلقہ ناصر آباد شیخوپورہ شہر

زبیر احمد ابن مکرم محمد اسد اللہ صاحب
دارالیمن غربی ربوہ

شاکرہ بنت مکرم دین محمد صاحب
دارالفضل ربوہ

عبدالرؤف ابن مکرم عبدالحمید خان کاٹھگڑی
دارالعلوم ربوہ

مشہود احمد ابن مکرم اصغر علی صاحب
مصطفٰے آباد ۔ سرگودھا روڈ فیصل آباد

محمد جواد ابن مکرم مبارک احمد صاحب نمبردار
چک 39 D.B تحصیل وضلع خوشاب

توصیف احمد ابن مکرم عبدالکریم صاحب خالد
دارا سٹریٹ پونچھ روڈ اسلامیہ پارک لاہور

فضل کریم ابن مکرم اختر حسین صاحب
غلہ منڈی کنری سندھ

آنسہ ارم بنت مکرم سمیع اللہ صاحب قمر
کوارٹر نمبر ۳۹ ، تحریک جدید ربوہ

الطاف احمد ابن مکرم انوار احمد صاحب
کنری ضلع تھرپارکر سندھ

منصور احمد ناصر ابن مکرم شریف احمد اشرف صاحب
احمدیہ بیت الحمد چکوال شہر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"جو لوگ قرآن کو عزّت دیں گے وہ آسمان پر عزّت پائیں گے"

"دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چُوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے"

حضرت بانئ سلسلہ احمدیہ

پس

۱۔ اولاد کی تربیت اور اس کو قرآن کریم پڑھانے کی اصل ذمہ داری والدین پر ہے۔

۲۔ عہدیداران جماعت اور مربیان کرام قرآن کریم پڑھانے کا باقاعدہ انتظام کریں

۳۔ مجالس موصیان ۔ انصار اللہ ۔ خدام الاحمدیہ اور لجنات بھی تعلیم القرآن کے لئے بھرپور کوشش کریں۔

یاد دہانی

تعلیم القرآن کے پروگراموں کو رائج کرنے کیلئے واقفین عارضی کی فوری ضرورت ہے۔ پس جماعت کا ہر فرد مرد ہو یا عورت ہر سال کم از کم دو ہفتے وقف کرے اور اللہ تعالےٰ کے فضلوں کا وارث بنے۔

"اے زمین و آسمان کے نُور! تو ایسے حالات پیدا کردے کہ دنیا کا مشرق بھی اور دنیا کا مغرب بھی ۔ دنیا کا جنوب بھی اور دنیا کا شمال بھی نُورِ قرآن سے بھر جائے اور سب شیطانی اندھیرے ہمیشہ کے لئے دور ہو جائیں۔"

نظارت اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن ۔ وقفِ عارضی) ربوہ

بقیہ: ص۴ سے آگے

۲۔	حیدرآباد	۲۸۲
۳۔	سکھر	۲۲۹۸
۳۔و	ملتان خیرپور	
۳۔ب	جیکب آباد دادو	
۴۔	فیصل آباد	۱۵۶۶
۵۔	گوجرانوالہ	۸۳۹
۶۔	پشاور	۲۰۰
۷۔	تھل	۴۲۴
۸۔	مغربی سطح مرتفع	۸۵
۸۔و	کچھی	
۸۔ب	ڈیرہ اسماعیل خاں (دغازیخان)	
۹۔	گجرات	۲۰۵
۱۰۔	راولپنڈی	۲۹۸
۱۱۔	تلہ گنگ	۲۲۴
۱۲۔	مری ۔ سوات	۲۸۱
۱۳۔	چترال	۲۰
۱۴۔	کوئٹہ لورالائی	۱۸۱
۱۵۔	مکران جھلاواں	۲۹
۱۶۔	تھرپارکر	۷
۱۷	چولستان	

میزان ۷۰۵۵ (۷۰ لاکھ ۵۵ ہزار ہیکٹر)

زیادہ پیداوار کے زون

۲۔۳۔ب ۔۴۔ ۵۔ ۶۔ ۹۔ ۱۰

درمیانی پیداوار کے زون

۷۔ ۸۔ ۱۱۔ ۱۲

کم پیداوار کے زون

۱۔ ۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷

(ماخذ ۔ سمٹ کی کتاب پاکستان کی گندم پر ریسرچ) (ماہنامہ جدید زراعت لاہور اکتوبر ۱۹۹۰ء)

ضرورت پلاٹ

ایک کنال کا پلاٹ دارالرحمت یا دارالصدر میں فوری درکار ہے۔ خواہش مند حضرات مندرجہ ذیل ایڈریس پر رابطہ کریں۔

سید ظہیر احمد شاہ ایئر ماسٹرز
۲۸۔ ایمپریس روڈ ۔ لاہور
فون نمبر ۲۱۲۸۶۱

ربوہ اور ربوہ کے گرد و نواح میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت ہمارے ذریعے کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے۔

شریف احمد بھٹی
پراپرٹی سنٹر

ریلوے روڈ رحمت بازار ربوہ
فون:۔ گھر: ۴۳۱ آفس: ۵۲۱

خبریں

ملکی خبریں

○ سندھ ہائی کورٹ کے فل بنچ نے بھی صدر اسحاق کے اسمبلیاں توڑنے کے اقدام کو جائز قرار دے دیا ہے۔ فل بنچ نے یہ فیصلہ متفقہ طور پر کیا ہے۔

○ پنجاب کے وزیراعلیٰ مسٹر غلام حیدر وائیں نے بعض خبروں کی تردید کرتے ہوئے کہا ہے کہ آئی جے آئی کے کسی امیدوار کو ترقیاتی کاموں کیلئے کوئی روپیہ نہیں دیا گیا۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ میں نے بے روزگاروں کو نوکریاں دے کر کوئی جرم نہیں کیا۔

○ اسلامی اتحاد کے سربراہ میاں نواز شریف نے کہا ہے کہ اگر بے نظیر بھٹو کو اقتدار کے خاتمے کا پہلے علم ہوتا تو ملک کے چار ٹکڑے ہو جاتے۔

○ نیوزی لینڈ اور پاکستان کے درمیان لاہور میں دوسرے ٹیسٹ میچ کے دوسرے دن پاکستان نے چار وکٹوں پر ۲۵۲ رنز بنائے شعیب محمد نے سنچری بنائی۔ اس سے قبل نیوزی لینڈ کی ٹیم ۱۶۰ رنز بنا کر آؤٹ ہوگئی تھی۔

○ سپریم کورٹ نے دونوں اطراف کے وکیلوں کے اتفاق کے بعد قرار دیا ہے کہ سرحد اسمبلی کی بحالی کے بارے میں اپیلوں کی سماعت عام انتخابات کے بعد کرے گی۔

○ جماعت اسلامی نے سرحد میں آئی جے آئی کے امیدواروں کی تائید کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

○ قومی اسمبلی کے لئے انتخابی مہم ۲۲ اکتوبر کی رات ۱۲ بجے ختم ہو جائے گی۔

○ نیشنل بنک جیکب آباد کے ایریا مینجر نامعلوم موٹر سائیکل سواروں کی اندھا دھند فائرنگ سے جاں بحق ہو گئے۔

○ غیر ملکی صحافی ہیلی کاپٹروں کے ذریعے انتخابی عمل کا جائزہ لیں گے۔

○ الیکشن کمیشن نے اعلان میں کہا ہے کہ جس پولنگ سٹیشن پر فساد ہوا وہاں الیکشن ملتوی ہو جائے گا۔

○ سابق وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے ٹیلی ویژن کو انٹرویو دینے سے حتمی طور پر انکار کر دیا ہے اسکی وجہ انکی شرائط کا تسلیم نہ کیا جانا ہے۔ ان کی شرط تھی کہ صحافیوں کا پینل ان کی پسند کا ہو اور انٹرویو براہ راست نشر کیا جائے۔ پی ٹی وی نے یہ شرائط تسلیم نہیں کیں۔

○ ایک اہم غیر ملکی سفارت خانہ نے اندازہ لگایا ہے کہ قومی اسمبلی میں پیپلز پارٹی کو ۱۰۸ نشستیں ملیں گی

غیر ملکی خبریں

○ امریکہ نے عراق کی کویت سے جزوی واپسی کے نظریہ کو مسترد کر دیا ہے۔ عراق نے کہا تھا۔ کہ وہ کویت سے اپنی فوجوں کی جزوی واپسی پر تیار ہے۔ بشرطیکہ تیل کے کنوؤں پر اس کا قبضہ برقرار رہے۔

○ امریکہ کے صدر بش نے خبردار کیا ہے کہ کویت پر عراق کے قبضہ کے نتیجے میں ہونے والے تمام مظالم کے ذمہ دار عراق کے صدر صدام حسین ہیں اور ان پر مقدمہ چلایا جا سکتا ہے۔ صدر بش نے کہا کہ یہ مقدمہ اسی طرح کا ہوگا جس طرح دوسری جنگ عظیم کے بعد نازیوں پر جنگی جرائم کے تحت چلایا گیا تھا۔

○ امریکہ میں صدر بش کے خلاف ایک مظاہرہ کیا گیا جسمیں مظاہرین نے خلیج میں امریکی مداخلت کیخلاف احتجاج کیا اور کہا کہ اس سے امریکہ ویت نام جیسی مشکل میں پھنس جائے گا۔

○ کویت میں غیر ملکیوں کی حالت زار کے بارے میں سلامتی کونسل میں ایک قرارداد پیش کی جارہی ہے۔ تاکہ غیر ملکیوں کو خوراک اور پانی کی فراہمی کا سلسلہ بحال ہو سکے۔

○ امریکہ کے وزیرِ دفاع مسٹر ڈک چینی روسی لیڈروں سے مختلف امور پر بات کرنے کے بعد ماسکو پہنچے تو ان کا پورے فوجی اعزاز سے استقبال کیا گیا۔ روس میں کسی سویلین وزیر کا فوجی اعزاز سے استقبال کرنے کا یہ پہلا واقعہ ہے

○ برطانیہ کے ساتویں بکتر بند بریگیڈ کے فوجی سعودی عرب پہنچنے شروع ہو گئے ہیں۔ چند دن تک ۱۲۰ ٹینک اور ۸ ہزار فوجی سعودی عرب پہنچ جائیں گے۔